مُنّے چچا جان

سیدہ فکیہہ بنت سید کفیل بخاری

چچا جان سید محمد ذوالکفل بخاری مکہ مکرمہ میں شہید ہوگئے۔ وہ بہت نیک انسان تھے۔ چچا جان بہت کتابیں پڑھتے تھے۔ وہ ہم سب بچوں کو بہت پیار کرتے تھے۔ ہمیں غصے نہیں ہوتے تھے۔ مجھے پیار سے ''بگّی بلا'' اور ''چینی گڑیا'' کہتے تھے۔ وہ اتنے قابل تھے کہ لوگ ان سے اپنے مسئلے پوچھنے آتے تھے۔ ہم بہن بھائی انھیں مُنّے چچا جان کہتے تھے۔ ہماری دادی اماں اُن کو جو کام بھی کہتیں وہ فوراً کرتے۔ نہ نہیں کرتے تھے۔ دادی اماں کی دوائی وہی لے کر آتے۔ گھر میں کوئی بیمار ہوجاتا تو اس کے لیے بھی دوا لاتے۔ وہ کالج میں انگریزی پڑھاتے تھے۔ کافی عرصہ پہلے سعودی عرب چلے گئے، وہاں بھی پڑھاتے تھے۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں گھر آتے تو بہت رونق ہوجاتی تھی۔ چچا جان ہمیں لطیفے سناتے، ہمارے ساتھ اردو اور پنجابی میں باتیں کرتے۔ اُن کو انگریزی اور فارسی بھی آتی تھی۔ ملتانی سرائیکی بھی بولتے۔ سعودی عرب میں رہ کر عربی بھی سیکھ لی تھی۔ چچا جان مجھے بہت اچھے لگتے تھے۔ آخری دفعہ رمضان میں گھر آئے تھے۔ ہمارے ساتھ سحری افطاری کرتے جمعہ کے دن ہم بچے بھی روزہ رکھتے اس دن چچا جان ہماری افطاری کے لیے بہت سارا پھل اور کئی چیزیں لے کر آتے۔ اگر عید پر یہاں ہوتے تو ہمیں عیدی بھی دیتے۔

چچا جان کے متعلق جب پتا چلا کہ وہ شہید ہوگئے۔ مجھے بہت غم ہوا۔ میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ ابی جان، دادی اماں اور پھوپھی جان نے بتایا کہ انھوں نے موت کے وقت شہادت کی انگلی کھڑی کر کے کلمۂ شہادت پڑھا۔ چچا جان اتنے اونچے درجے میں چلے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت المعلیٰ میں ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں دفن ہوئے ہیں۔ اب وہ جنت میں مزے کر رہے ہیں۔ چچا جان کے دونوں بیٹے اور ہمارے بھائی عطاء المکرم، عطاء المنعم، اور ہم بہن بھائی سب لوگ چچا جان کے بغیر بہت اداس ہیں۔ کیونکہ وہ ہم سب کو پیار کرتے تھے۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں آپ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے مُنّے چچا جان کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے اور ہمیں نیک بننے کی توفیق دے۔ (آمین)